نکل رہے تھے، بارش شروع ہوگئی اور وقفے وقفے سے ہفتوں جاری رہی۔ بالآخر لوگوں نے مولانا سے درخواست کی کہ اب تو فصل خراب ہونے لگی ہے۔ آپ نے تمام مسجدوں میں دعا کیلئے پیغام بھیجا اور بارش تھم گئی۔

☆ ازواج واولاد:

مولانا نے دو شادیاں کیں۔ دوسری بیگم مسماۃ ہاجرہ کے بطن سے ایک لڑکا محمد اور دو صاحبزادیاں پیدا ہوئیں۔ محمد بھی اولاد ذکور واناث سے مالا مال ہے۔ اللہ پاک انہیں اپنے دادا کے جانشین بننے کی توفیق دے۔ آمین

☆ وفات حسرت آیات:

مولانا ممدوح عمر کی 75 بہاریں دیکھ چکے تھے۔ 1974 میں اپنی جان، جان آفرین کے سپرد کردی۔ اور قبرستان شق تھنگ (ژھین) میں مدفون ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

☆ مولانا کی سیرت وصورت:

مولانا موصوف بارعب، باوقار، خوش اخلاق اور متانت کے پیکر تھے حسب موقع جلالی طبیعت بھی ظاہر کرتے تھے۔

قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت　　　یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

آپ کا خدوخال یہ تھا: رنگت گندمی، ناک نوکیلی، داڑھی گھنی، ریش سفید، سر پر پگڑی، سر کے بال جمہ اور درمیان سے مانگ نکالی ہوئی، کمر خمیدہ، قد میانہ اور چہرہ کتابی۔ الغرض آپ نہایت وجیہ اور نورانی چہرہ والے تھے۔ آخری سالوں میں کمر جھک چکی تھی، اس لیے منبر پر بیٹھ کر خطبہ دیا کرتے تھے۔

☆☆☆☆☆

عظیم آدمی کون ہے

☆ جسے نصیحت کی جائے تو فوراً اپنے آپ کو سدھارتا ہے۔

☆ جو غلطی کی اصلاح کرتا ہے اور سیدھے راستے کی طرف بے لوث رہنمائی کرتا ہے۔

☆ جو اپنے قول کے مطابق عمل کرتا ہے اور وعدہ وفا کرتا ہے۔

☆ جب بھی بولتا ہے تو فائدہ مند کلام کرتا ہے۔

قرآن فہمی قسط:2

قرآن پاک کی مکی اور مدنی سورتیں

حافظ محمد ابراہیم خلیق

مکی اور مدنی سورتوں کی معرفت کے طریقے:

مکی اور مدنی سورتوں کی معرفت کا معیاری ذریعہ صحابہ اور تابعین سے منقول روایات ہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ نے نزول قرآن کے وقت یہ نہیں فرمایا: کہ فلاں آیت یا سورت فلاں مقام پر اتری ہے۔ اس زمانے میں ان چیزوں کے بیان کی ضرورت بھی نہیں تھی۔ صحابہ کرام نزول وحی کا مشاہدہ کرتے تھے اور مکان وزمان اور اسباب نزول وغیرہ ان سے مخفی نہیں تھے۔ جیسے بخاری شریف کی یہ روایت اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ بعض صحابہ کرام ان چیزوں کے بارے میں خوب علم رکھتے تھے:

قال عبدالله بن مسعود رضی الله عنه: والله الذی لااله غیره ماأنزلت سورة من كتاب الله الا أنا أعلم أين أنزلت، وما أنزلت آية من كتاب الله الا أنا أعلم فيمن أنزلت، ولو أعلم أن أحدا أعلم منی بكتاب الله تبلغه الابل لو كبت اليه) (بخاری، كتاب فضائل القرآن، باب القراء ٨/٦٦٢)

اسی طرح ابونعیم نے اپنی کتاب حلیۃ الأولیاء میں یہ روایت نقل کی ہے۔ (سأل رجل عكرمة عن آية من القرآن فقال: نزلت فی سفع ذلک الجبل وأشار الی سلع) اس قسم کی کافی روایات علماء نے کتابوں میں جمع کی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مکی اور مدنی سورتوں کی معرفت کا واحد طریقہ صحابہ وتابعین سے منقول روایات ہیں۔☆ اور آپ ﷺ سے کوئی ایسی روایت ثابت نہیں جس میں آپ نے صریح الفاظ میں ان چیزوں کو بیان فرمایا ہو۔

مکی اور مدنی سورتوں کے ضوابط:

اگرچہ مکی اور مدنی سورتوں کی معرفت کا واحد راستہ صحابہ وتابعین سے منقول روایات ہیں۔ لیکن علماء نے نصوص قرآنی

☆ نزول قرآن کے شاہد اور رسول اللہ ﷺ کے شاگرد ہونے کے ناطے ایسے معاملات میں اصحاب کرام رضی اللہ عنھم اور ان کے تربیت یافتہ تابعین عظام رحمۃ اللہ علیھم کے اقوال کی اہمیت مسلم ہے، لیکن اسی کو 'واحد معیاری ذریعہ' قرار دینا محل نظر ہے۔ بلکہ دو اور اہم تر ذرائع بھی ہیں جو مذکورہ ذریعے سے فزوں تر معیار رکھتے ہیں:

۱۔ بہت سی آیات اور ان کے سیاق وسباق میں واضح اشارات اور قرائن ملتے ہیں، جن سے ان کے زمانہ نزول کا پتہ چلتا ہے۔

۲۔ متعدد احادیث نبویہ میں بعض آیات کے سبب نزول، آیات کے مفہوم کی وضاحت یا استدلال وغیرہ پایا جاتا ہے، جن سے ان کے مکی یا مدنی ہونے کا علم حاصل ہوسکتا ہے۔ واللہ اعلم (عبدالوہاب خان)

سے بھی کچھ علامات بیان کی ہیں، جن سے ان دونوں کے درمیان فرق واضح ہوتا ہے یہ علامات مکی اور مدنی کے ضوابط کہلاتے ہیں۔

مکی سورتوں کے ضوابط:

۱۔ ہر وہ سورہ جس میں لفظ (کلا) ذکر کیا گیا ہے۔ اور یہ لفظ قرآن کریم کے آخر میں پندرہ سورتوں کے اندر تینتیس مرتبہ مذکور ہے۔

لفظ (کلا) زاجر، انکار اور کسی باطل قول کو رد کرنے کیلئے آتا ہے اور یہ (ای) جو اثبات کیلئے آتا ہے، کی ضد ہے۔

قرآن مجید میں مختلف مقامات پر مشرکین کے عقائد نظریات اور اعمال کی تردید میں وارد ہوا ہے۔

۲۔ ہر وہ سورہ جس میں سجدہ تلاوت ہے وہ مکی ہے۔

۳۔ ہر وہ سورہ جس میں حروف مقطعات مذکور ہیں اور یہ سورہ بقرہ اور آل عمران کے علاوہ ہے۔ کیونکہ یہ دونوں سورتیں بالاتفاق مدنی ہیں۔

مکی سورتوں میں حروف مقطعات کی کثرت ہے، کیونکہ مشرکین قرآن مجید کا انکار کیا کرتے تھے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کا اعجاز بیان کرنے کیلئے حروف مقطعات ذکر کیے ہیں۔ اور یہ حروف کلام الٰہی کا سر ہے اسلئے حضرت عبداللہ بن عباس وغیرہ سے اس کا معنی ''واللہ اعلم'' منقول ہے اور یہی راجح ہے۔☆

☆ حضرات خلفائے راشدین اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم، عامر الشعبی، سفیان ثوری اور محدثین کی ایک جماعت سے مروی ہے: هی سر الله فی القران.

اس مسئلے میں اور بھی اقوال ہیں:

۱۔ حضرت علی اور ابن عباس: هی اسم الله الأعظم، الا أنا لانعلم تاليفه منها۔'' یہ اللہ پاک کے اسم اعظم ہیں، لیکن ہم ان کے جوڑ (ترکیب) کو نہیں جانتے۔

۲۔ علامہ ثناء اللہ امرتسریؒ نے ہر حرف کے مقابلے میں اسمائے حسنیٰ بیان کیے ہیں۔ (دیکھیے تفسیر ثنائی)

۳۔ قطرب اور فراء: حروف مقطعات کے ذریعے اہل عرب کو جتلایا گیا کہ قرآن انہی حروف سے مل کر بنا ہے۔ تاکہ یہ چیلنج کی حجت کو زیادہ مؤثر کرسکیں۔

۴۔ قطرب: کفار عرب قرآن سے بھاگتے تھے، جب یہ حروف نازل ہوئے تو خلاف عادت ان متفرق حروف کو سن کر وہ حیرت سے متوجہ ہوئے۔ اس موقع کو غنیمت جان کر رسول اللہ ﷺ نے انہیں قرآن سنادیا، تاکہ حجت قائم ہو۔

۵۔ مفسرین کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ یہ بعض اسماء کے حروف ہیں، جن کا بقایا حصہ حذف کیا گیا ہے ابن عباس سے منسوب کیا گیا کہ الم میں الف سے اللہ، لام سے جبریل اور میم سے محمد ﷺ مراد ہے۔ زجاج نے اس قول کو اختیار کیا ہے۔

۶۔ زید بن اسلمؒ (ت ۱۳۶ھ) یہ سورتوں کے نام ہیں۔

۷۔ الکلبیؒ: یہ اللہ کے نام ہیں، جن کی قسم اٹھائی گئی ہے۔ (دیکھیے فتح القدیر للشوکانی ۱/۲۹ نیز التراث شمارہ ۲ صفحہ 7) (عبدالوہاب خان)